خیر خواہ سلطنت کو کیون باغی و بدخواہ بتاکر مجرمون مین داخل ہوتے ہین۔

اس نیک طینت نے اپنی بدگمانی کی تائید مین جو مولوی اسمٰعیل صاحب کا جہاد پیش کیا ہے۔ اس سے نواب صاحب یا کسی اہلحدیث کی نیک نیتی پر بٹہ نہین لگ سکتا ہم پہلے بھی کہہ چکے ہین۔ اور اب پہر کہتے ہین کہ مولانا اسمٰعیل شہید کا جہاد سکہون سے تھا جو مسلمانون کے مذہب سے تعرض کرتے تھے نہ انگریزون سے جنکو کسیکے مذہب سے تعرض نہین ہے۔ بلکہ انگریزون سے جہاد کرنیکو وہ برملا ناجایز کہتے تھے۔ چنانچہ آنرابل سید احمد خان کی کتاب سے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۲۶۶) جلد (۱۰) مین منقول ہو چکا ہے۔ پہر مولانا اسمٰعیل کا یہ جہاد اہلحدیث کی بدنیتی اور اظہار اطاعت گورنمنٹ مین ان کی ناراستی پر کیونکر دلیل ہوسکتا ہے۔

اب ہم اُن حضرات کی [illegible] ختم کرتے ہین اور اسکے خاتمہ مین سراج الاخبار مطبوعہ ۱۰ مئی ۱۸۸۶ء کی عبارت نقل کرتے ہین جس سے ان حضرات کی بدگمانی کم ہو اور آیندہ انکو اس اخبار مین اہلحدیث کی نیت پر برائی کا فتوے لگانی کی جرات نہ ہے۔ اس پرچہ اخبار مین بصفحہ (۹) کالم (۱) سطر (۵) مین لکھا ہے۔ "فی الواقع جو لوگ ہندوستان کے غیر مقلدین کو گورنمنٹ کا بدخواہ تصور کرتے ہین۔ وہ بڑی غلطی پر ہین۔ کیونکہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو بجائے بدخواہ ہونے کے یہ فرقہ من وجہ گورنمنٹ کا مشکور ہے کہ اسکے عہد میمنت مہد کی برکت سے اسکو ایسی آزادی ہوئی کہ الاسلام تحت السیف کے بارگران سے سبکدوش ہوکر الحبیب الانسان ان تیرک سدی کا مصداق ہونا نصیب ہوا" اس عبارت کے عربی فقرات مین جو ایڈیٹر صاحب نے اہلحدیث پر احسان کیا ہے اسکا شکریہ پہر کسی موقع پر ادا ہوگا۔ انشاءاللہ تعالے۔

تیسری کتاب جسکی اشاعت کے سبب نوابصاحب پر بغاوت یا مخالفت گورنمنٹ کا الزام قایم کیا گیا ہے۔ آپکی کتاب ترجمان وہابیہ ہے جسکو نواب نے اردو زبان مین تصنیف

کیا اور ۱۲۸۵ء میں چھپوایا - اور اسی سنہ میں اسکا انگریزی میں ترجمہ کرا کے کلکتہ میں طبع کرایا - اس کتاب کی نسبت ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ ”اسمین وہابیون کی تعریف وحمایت کی گئی ہے - اور یہ ایک ایسا فعل ہے جو فقدان رابطہ دوستی سرکار انگریزی پر دلالت کرتا ہے - اور اس بحث کا ایسے وقت مین کہ سرکار انگریزی ملک مصر مین مہدی کے ساتھ معرکہ آرائی کی بڑی مشکل کارروائی مین مصروف تھی -، ایسے شخص کی جانب سے جو ہندوستانکی بڑی ریاستون مین ایک ریاست کے رئیسہ کا شوہر ہو پیش ہونا بیموقع تھا - اور اس کتاب مین باصرار یہ کہا گیا ہے - کہ جو لوگ ہندوستان مین وہابی کہلاتے ہین وہ نہایت خیر خواہی گورنمنٹ سے آراستہ و نمک حلال بایل صلح وسداد ہین - اور نواب صاحب کو مذہب وہابیہ سے عشق ہے وغیرہ - وغیرہ -

اس بیان کا نتیجہ شاید انکا وہ بیان ہے جو جتی کتاب اقتراب کے مخالف گورنمنٹ ہونے کے ثبوت مین انہون نے پیش کیا ہے کہ اسمین مہدی سودان کو عبدالوہاب نجدی بانی مذہب وہابیہ کے مشابہ کہا گیا ہے - تاکہ ہندوستانکے وہابیون کے دلون مین جہاد کا جوش پیدا ہو“ جس سے بیان سابق کو ملا کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نواب صاحب کا ترجمان وہابیہ مین وہابیون کی تعریف وحمایت کرنا گویا مہدی سودان کی حمایت کرنا ہے - اور ہندوستانکے وہابیون کو مہدی سودان کے مدد کی ترغیب دلانا“

اس کتاب کی نسبت بھی یہ کہنا تو سچ ہے کہ اسمین ہندوستان کے اہلحدیث کی (جنکو انکے دشمن وہابی کہتے ہین) حمایت وتائید کی ہے - انکو خیر خواہ گورنمنٹ کہا ہے اور بدخواہی گورنمنٹ سے بری کیا ہے“ اور یہ بھی سچ ہے کہ کتاب اقتراب مین مہدی سودان کو عبدالوہاب نجدی کے مشابہ کہا ہے“ اسکے سوا - جو کچھ کہا گیا ہے - اور جو ان دونون باتون سے نتیجہ نکالا گیا ہے وہ محض غلط ہے - جس سے اُنہون نے گورنمنٹ کو دہوکہ دیا گیا ہے - نواب صاحب ان دو کتابون یا اپنی اور تصانیف مین عبدالوہاب نجدی کے مذہب طریقہ سے اپنا اتفاق

رائے ظاہر کرتے یا وہ نفس الامر مین اُسکے پیرو ہوتے یا وہ اہل حدیث ہندوستان کا پیرو عبدالوہاب ہونا بیان کرتے اور پھر وہ مہدی سودان کو عبدالوہاب نجدی کے مشابہ کہتے تو اس سے یقیناً وہ نتیجہ نکلتا جو ہمارے بھائیون نے نکالا ہے۔ اور جس حالت مین وہ اپنی متعدد تصانیف مین اپنا اور اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا عبدالوہاب سے بے تعلق۔ بلکہ ناموافق ہونا ظاہر کر چکے ہین اور نفس الامر مین بھی اہلحدیث ہندوستان سے کوئی پیرو عبدالوہاب نہین ہے۔ تو پھر اس سے وہ نتیجہ نکالنا انصاف کے رو سے جایز نہین ہے۔ بلکہ اسکے برخلاف یہ نتیجہ نکالنا ممکن ہے کہ نواب صاحب نے ان باتون کے اظہار سے ہندوستانکے اہلحدیث کو مہدی کی معاونت سے منع کیا اور یہ جتایا ہے کہ مہدی سودان عبدالوہاب نجدی کے (جو تمہارے طریق کا مخالف تھا) مشابہ ہے۔ لہذا تم کو اسکی معاونت کا خیال کرنا یا اوسکے فتوحات پر خوش ہونا جایز نہین ہے

اس نتیجہ [illegible] امر تنقیح طلب ہے کہ نواب صاحب نے اپنی تصنیفات مین اپنا اور اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا عبدالوہاب نجدی کا پیرو و موافق ہونا بیان کیا ہے یا بے تعلق و مخالف ہونا۔ در واقع وہ لوگ اسکے پیرو ہین یا نہین۔ ہم اپنے خیال (شق دوم) کی تائید مین نواب صاحب کی تصنیفات سے چند شہادتین پیش کرتے ہین۔ ہمارے خیال کے مخالف شق اول کے قایل اپنے خیال کی تائید مین نواب صاحب یا کسی اور اہلحدیث ہندوستانکی تصنیف سے ایک عبارت یا ایک فقرہ یا ایک لفظ ایسا نکالکر بتادین جسمین اُنہون نے اپنا یا اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا عبدالوہاب کا پیرو یا موافق ہونا بیان کیا ہے۔ ہم سب سے پہلے اسی کتاب ترجمان وہابیہ سے چند عبارات جسمین وہابی ہونے سے انکار اور عبدالوہاب نجدی کے اتباع سے بیزار ہونا نواب صاحب نے ظاہر کیا ہے نقل کرتے ہین

اس کتاب مین بصفحہ ۲ کہا ہے الحاصل یہ رسالہ اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ سرکار عالیہ برٹش گورنمنٹ کو یہ بات معلوم ہو جاوے کہ مسلمانان ریاست ہائے ہندوستان رعایا سرکار

ہند مین کوئی بدخواہ اس دولت عظمی کا نہین ہے - اور جن مسلمانان ریاست وغیرہ پر دشمن اونکے تہمت وہابیت کی لگاتے ہین - وہ ہرگز وہابی نہین ہے"

اور اسی کتاب کے صفحہ ۶ مین کہا ہے - "اس ملک خصوصاً ریاستہاے اسلامیہ ہند مین نہ کوئی وہابی مصطلح اور لامذہب عرفی ہے اور نہ کوئی بدسگال اپنے حاکم آزادگی بخش امن خواہ کا اگر کوئی ہو تو بتاوے کہ کس جگہہ کس ریاست مین کون وہابی ہے اور کیا اسکا ثبوت ہے اور کہان کہان اسباب جنگ و بغاوت یا امداد یاغیان دولت برطانیہ کے سامان پاے جاتے ہین جہوٹے پر لعنت خدا کی جو لوگ مفسد طبیع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگا کر خود بر اہ فریب و دغابازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین لیکن ہمیشہ دیکہا گیا کہ خدا جہوٹونکو روسیاہ کرتا ہے"

اور اسی کتاب کے صفحہ [illegible] مین [illegible] سوال عبدالوہاب نجدی جسکی طرف وہابیہ منسوب ہین کون شخص تہا - جواب وہ اور اونکا بیٹا محمد دونون حنبلی مذہب تہے اور ہندوستان کے مسلمان یا تو حنفی مذہب ہین یا عامل بالحدیث یا شیعہ یہان قدیم سے اب تک کوئی حنبلی مذہب پیدا نہین ہوا اوس (محمد) کی ولادت ۱۱۱۵ ہجری مین عیینہ مین جو ایک مقام ہے بلاد نجد سے ہوئی اور سنہ ۱۱۴۳ ہجری مین اسکا خروج حدود حجاز اور یمن مین ہوا اور سنہ ۱۲۰۶ھ مین اوسنے وفات پائی - اور اصل مذہب ان (نجدیون) کا حنبلی تہا - اس مذہب کے لوگ حجاز و یمن وغیرہ مین سنا گیا ہے کہ بہت ہین اور ہند مین ایک بہی نہین - اور اصل اسلام مین اتباع قرآن و حدیث کا ہے نہ اتباع کسی عالم خاص کا اور نیا مذہب نکالنے کی نسبت اونکی طرف بظاہر غلط محض ہے - اسلیے کہ وہ مذہب حنبلی مین پہلے سے آخر تک رہے - اور کسی مسلمان کو جو قرآن و حدیث کا تابع ہو - انکا تابع اور انکے مذہب کا جاری کرنے والا جاننا محض نادانی ہے اور بڑا ظلم ہے - اور نہایت جہوٹ ہر مسلمان مخلص اطاعت خدا اور رسول کے سب دینون اور مذہبو پر مقدم جانتا ہے - اور جسے بڑے

لوگونکی بات بھی خدا اور رسول کے مقابلہ مین پسند نہین کرتا - محمد بن عبد الوہاب کی بات
کا کیا ذکر ہے - اور وہ کس قطار و شمار مین ہے - لاکھون عالم اسلام مین گذرے ہین -
لیکن کوئی ادنے مسلمان بھی سچی باتون کو اونکے طریقہ مین منحصر نہین جانتا - اور اونکے
پیچھے چلنا واجب نہین سمجھتا - خلاصہ حال ہندوستانکے مسلمانون کا یہ ہے کہ جبسے
یہان اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہونکے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہین اوسوقت
سے آج تک یہ لوگ حنفی مذہب پر قایم رہے اور ہین - اور اسی مذہبکے عالم اور فاضل قاضی اور
مفتی اور حاکم ہوتے رہے - یہانتک کہ ایک جم غفیر نے ملکر فتاوی ہندیہ یعنے فتادے
عالمگیری جمع کیا اور اسمین شیخ عبد الرحیم دہلوی والد بزرگوار شاہ ولی اللہ مرحوم کے بھی شریک تھے
بعد اسکے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [illegible] بڑے متبع کتاب و سنت
تھے اُنہون نے بہت مسایل دین کے بیہان بین کی اور ضعیف اور بودی باتون کو قوی اور
مضبوط باتون سے علیحدہ کیا اور اسی طریقہ اور رویہ پر اونکے پوتے محمد اسمعیل دہلوی تھے
کہ اُنہون نے بہت سی شرک و بدعت کی باتون کو جو امن خلایق اور رفاہ عام مین خلل انداز
ہین اور دین و دنیا مین باعث فتنہ و فساد ہوا کرتے ہین دور کیا اور سچی شریعت کو بیان کیا -
× × × × غرض کہ خاندان محمد بن عبد الوہاب کا حنبلی مذہب تھا اور محمد اسمعیل ہندی نژاد کو ان
سے کسیطرح کا علاقہ شاگردی یا مریدی کا نہ تھا نہ کوئی وجہ تعارف اور جان پہچان کی آپسمین
پائی گئی پہر یہانکے لوگون کو عالم ہون خواہ جاہل محمد بن عبد الوہاب سے منسوب کرنا کی
وجہ کسیطرح کسی عاقل کی سمجھ مین نہین آتی اور ہندیون مین اُس زمانہ سے آجتک کوئی ربط
و ضبط اور کسی طرح کا علاقہ اور میل جول نہین × × × × غرض کہ یہانکے چال اور ڈہنگ کو
وہانکے چال چلن سے کسیطرح کچھ نسبت ہی نہین - علاوہ اِسکے کبھی یہانکے کسی گروہ نے
اسبات کا دعوی نہین کیا نہ زبان سے نہ قلم سے کہ سچا دین اور خالص اسلام اہل نجد کے
طریقہ والون ہی مین منحصر ہے اور باقی سب مسلمان یون ہی ہین ”

اور اُس کتاب کے صفحہ ۲۷ مین کہا ہے کہ یہ "فرقہ جو ایک خدا کو مانتا ہے۔ اور سارے جہان کا حاکم اور مالک اوسی اکیلے ایک قدرت والے کو سمجھتا ہے اونکو وہابی کہنا اور محمد بن عبدالوہاب کیطرف اوس فرقہ کو منسوب سمجھنا محض غلط ہے اور جھوٹ ہے کئی وجہون سے اول یہ کہ یہ فرقہ خود اپنے تئین وہابی نہین کہتا اور نہ عبدالوہاب کیطرف اپنی نسبت ثابت کرتا ہے۔

پس یہ خطاب اور لقب اوس نے اپنی لیئے مقرر نہین کیا جیسے شیعون نے سنیونکے مقابلہ مین اپنے آپ کو شیعہ کہنا مقرر کیا ہے۔ اور ضرور تہا کہ اگر وہ اس لقب کو اپنے لیئے مقرر کرتے تو ضرور اوسکی بو بہی پائی جاتی۔ بلکہ یہ لوگ تو اس لقب سے کمال نفرت رکھتے ہین اور انکار کرتے ہین۔ پہر ایسا لقب کسی کے واسطے رکہنا۔ جو وہ خود اس سے ناراض ہو عرفاً اور عقلاً وقانوناً ہرگز اتنی صحت نہین ہو سکتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگ جو ایک خدا کے ماننے والے ہین انکو وہابی کہنا ایسا برا لگتا ہے جیسے کہ گالی دیدیا۔ اور ہم ایک خدا کے ماننے والے اور ایک نبی برحق کی چال چلنے والے اپنے تئین کسی اگلے بڑے اماموں کی طرف منسوب نہین کرتے اور نہ اپنے تئین حنفی اور شافعی کہتے ہین اور نہ حنبلی اور مالکی کہنے سے راضی ہوتے ہین۔ پہر محمد بن عبدالوہاب کے پیچھے چلنے اور اُنکے طریقہ مین اپنے تئین داخل کرنے پر کب راضی ہونگے۔ دوسرے یہ کہ کسی مذہب مین داخل ہونا یا کسی طریقہ مین کہلانا بغیر اسکے نہین ہوتا کہ وہ شخص اسکا شاگرد ہو یا اُسکے گہر کا چیلہ یا معتقد ہو یا اُسکا ہم وطن ہو غرض داخل ہونا ہندوستانکے لوگونکا محمد بن عبدالوہاب کے طریقہ مین بغیر ان صورتونکے ممکن نہین اور کوئی ہندوستانی کسی طرح کا علاقہ ان علاقون مین سے اونکے ساتھ نہین رکہتا ہے پہر انکو اُنکی طرف منسوب کرنا سواے خطا اور غلط کے کیا تصور کیا جائے"

تیسری یہ کہ محمد بن عبدالوہاب کے انتقال کو ایک مدت مدید گذری کہ ملک نجد مین کبہی جہان اونکا نشوونما تھا وہان بہی کوئی اونکے پوتون پڑپوتون مین سے باقی نہین سُنا جاتا کہ اُنکے طریقہ کی تعلیم لوگون کو کرتا ہو اور اہل ہند یا عرب کو اوسطرف بلاتا ہو اور یہ لوگ اوسکی چال پر

سے چلتے ہون اور اوسکے سکہانے کے موافق برتاؤ رکہتے ہون پہر اس صورت مین اُنکو وہابی کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب کرنا انصاف کا خون بہانا ہے اور عدل کی گردن مارنا ہے''

اسکے بعد اس کتاب مین بضمن چند فصول وہابیان نجد کے تاریخی حالات تواریخ عیسائی وغیرہ علماء سے نقل کئے ہین جنکی کسی قسم کی تائید و تصدیق اپنی طرف سے نہین کی اسکے بعد بصفحہ ۹۵ کہا ہے الحاصل جو حال وہابیون کا ان سات فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کسینے نہین لکہا - اور یہ موافق تحقیق علماء عیسائین کے ہے اِس سے زیادہ تحقیقات بہی ممکن نہین ہے - اِس حال کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی مسلمان وہابی مذہب نہین ہے - اسلئے کہ جو کارروائی اِن لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی اور جو تکلیف اُنکے ہاتھ سے [illegible] پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمان ہند وغیرہ نے ساتہ اہل مکہ و مدینہ کے نہین کیا - اور اسطرح کی جرات کسی شخص سے نہین ہوسکتی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ یہ فتنہ وہابیون کا سنہ ۱۲۳۳ھ مین بالکل خاموش ہوگیا اوسکے بعد کسی شخص امیر و غریب نے اوس ملک مین بہی سر نہ اوٹہایا ہے''

اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۷ مین کہا ہے کہ ہمپر نہ اتباع محمد بن عبد الوہاب نجدی کا لازم ہے نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی کا -''

اِس قسم کے مضامین اِس کتاب ترجمان وہابیہ مین اور بہت ہین بلکہ تمام کتاب کا مضمون یہی ہے کہ اہلحدیث ہندوستان وہابی نہین اور نجدی وہابیون سے اُنکا کوئی تعلق خاص نہین - اِسی غرض سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہے - اور اسی معنے کر اہلحدیث ہندوستان کی جنکو اونکے دشمن وہابی کہتے ہین تائید اسمین ہوئی ہے جسکو یارون نے وہابیون کی تائید ٹہرایا - اور اِس سے نواب صاحب کا مذہب وہابی سے عشق استنباط

کیا اور گورنمنٹ کو دھوکہ دیا ہے -

یہ کتاب چھپکر ہماری نظر سے گذری تو ہم نے اشاعۃ السنۃ جلد ۶ کے نمبر ۴ و ۶ و ۷ مین اسکا خلاصہ مطالب نقل کر کے اسپر بالفاظ ذیل یہ مختصر ریویو لکھا -

"یہ کتاب پکے مسلمانان پیروان احکام اسلام کے لئے (جو حکام و رعایا کے واجبی حقوق کی رعایت کو جزو اسلام سمجھتے ہین) بشیر ہے - اور ناواقف مسلمانون کے لیے (جو بعض اوقات چند اوباش خلایق کو مخالفین مذہب سے لڑتے ہوئے دیکھکر اسکو جہاد شرعی سمجھکر بخیال شہادت اسمین شریک ہو جاتے ہین) ایک واعظ و نذیر ہے - اور گورنمنٹ انگلشیہ کے لئے ایک دیانت دار و صداقت شعار مشیر و پولیٹکل وزیر ہے - اور مختلف فرقہ ہائے اہل اسلام کے باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے اکسیر ہے" پھر اس ریویو کے ہر ایک [illegible] گورنمنٹ اور نواب صاحب کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اسکو انگریزی مین ترجمہ کرا کر شایع کرین - جسپر نواب صاحب نے اسکا انگریزی مین ترجمہ کرایا اور کلکتہ مین چھپوایا - اور اسوقت کے اہل الراے اور گورنمنٹ نے بھی اسکو پسند کیا -

اخبار انڈین کرانیکل مطبوعہ ۶ - اپریل ۱۸۸۵ء مین اسکی نسبت یہ فقرہ درج ہوا تھا کہ نواب صاحب نے انصاف پسند لوگون کو اس تصنیف سے مشکور کیا اور وہ قابل شکر گذاری برٹش گورنمنٹ کے بھی ہے - اس وقت کے ویسراے و گورنر جنرل لارڈ ڈفرن کو بیگم صاحبہ بھوپال نے اسکا ایک نسخہ بطور تحفہ بھیجا تو اسکے جواب مین ویسراے نے بھی چٹھی ۲۶ دسمبر ۱۸۸۴ء مین اسکا شکریہ ادا کیا -

اسوقت وہ کمال عیب بنایا گیا ہے - اور اس خیر خواہی کو بدخواہی بنا کر دکھایا گیا ہے - افسوس - ! افسوس ! ! افسوس ! ! !

اسی قسم کے مضامین نواب صاحب کی کتاب موائد العوائد مین جو ترجمان وہابیہ سے دو برس پہلے شایع ہوئی ہے درج کئے ہین - چنانچہ اسکے صفحہ ۳۷ مین وہ مضمون ادا

کیا ہے جو ترجمان کے صفحہ ۲۷ سے منقول ہوا۔ اسکے شروع مین یہ الفاظ لکھے ہین۔

"تسمیہ مسلمانان ہند کہ گورہا و پیران را نمے پرستند و مردم را از اعمال مکروہیدہ منع مے نمایند بوہابیہ سخت غلط و دروغ محض است بچند وجہ اول آنکہ این قوم خود را باین نام مسمے نمے کنند چنانچہ خود را در برابر شیعہ سنی مے نامند و در مقابلہ مقلدہ متبع مے خوانند پس اگر در کیش ایشان رایحہ از مفہوم وہابیت مے بود لابد خود را موسوم میکردند باین نام و ازان استنکاف نمے نمودند حالانکہ ہامردم را اگر یکے بلفظ وہابی یاد میکند بے شایبہ کذب چنان میدانند کہ کسے دشنام دادہ چہ وقتیکہ ما خود را بسوئے امامے از ائمہ مذاہب منسوب نمیکنیم و تقلید حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی روا نمیداریم پس تقلید محمد بن عبدالوہاب و اتباع او یعنی چہ" اسکے بعد چھہ وجوہات اور بیان کیے ہین جنکی تفصیل متعذر ہے۔

شاید ان عبارات و شہادات کی نسبت ہمارے بہائی گورنمنٹ کو یہ سمجھا ہین کہ انہین جو وہابیت سے انکار پایا جاتا ہے یہ اسوقت [illegible] ہے جبکہ [illegible] مین [illegible] ڈیلی وغیرہ کے ذریعہ نواب صاحب پر گورنمنٹ کا عتاب ہوا تہا۔ انکے جواب مین ہم ان کتابون کی شہادت پیش کرتے ہین جو اس عتاب سے کئی سال پہلے طبع و مشتہر ہو چکی تھی از انجملہ ایک ہی ہدایۃ السایل ہے جسکو نواب صاحب کی بغاوت پر دلیل ٹہرایا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۲۱ مین کہا ہے کہ "نہ اتباع محمد بن عبدالوہاب نجدی بر ما لازم باشد و نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی متحتم" اور اسکے صفحہ ۱۱۴ مین لکھا ہے "و رسایل او معروف است اما در دیار ہند تو الیف او نتوان یافت الا ماشاء اللہ و درین رسایل* مقبول و مردود ہر دو است و اشہر منکرات بروے دو خصلت است یکے تکفیر اہل ارض بمجرد تلفیقات کہ دلیلے بر آن نیست دوم تجاری بر سفک دماء معصومہ بلا حجت و بلا اقامت برہان و دیگر جزئیات کہ تابع این ہر دو خصلت باشند حقیر" اور اسمین بصفحہ ۱۱۶ محمد بن عبدالوہاب کے اہل اسلام کو کافر کہنے مین غلطی اور منشاء غلطی کو بیان کرکے صفحہ ۱۱۷ مین فرماتے ہین۔ "و ازینجا معلوم شد کہ غالط را حکم جاحد نباشد و برین

* اس عبارت فارسی کا ترجمہ صفحہ ۲۸ مین ہے۔

قول اطباق اہل علم از سلف و خلف و جملہ حدیث و آثار یودہ و مذہب ایشان قطع بقبح بدع و انکار محدثات و انکار بر اہل او ست و ما انکار بے کنیم بر تکفیری کہ تکفیر فاحش البدعہ میکند بلکہ او را بجال او میگزاریم و نولہ ما تولے و توقف میکنیم و روے وعلم او و حکم خود را در حق وے سپرد خدائے سبحانہ مے نمائیم بحیث وجہ یکے خوف عظیم کہ بران وعید شدید وارد شدہ۔

اسکے بعد چھہ وجہ اور بیان کی ہین جن سے محمد بن عبدالوہاب کا مذہب تکفیر باطل ہوتا ہے۔ اور بصفحہ (۱۱۹) مذہب اہلحدیث کا ہندوستان مین حضرت شاہ ولی اللہ اور اونکے اولاد سے رونق پکڑنا بیان کرکے صفحہ ۱۲۰ مین کہا ہے جمعے از علمار سوء دنیا طلب و پیرزادگان نگس طینیت بدمشرب کہ در معاش ایشان ازین اصلاح عقاید عامہ فتور دست بہم داد و کسر شان وحط رتبہ خود دیدند بمدافعہ آن برخاستند و برائے تحریش عوام و اغوائے انام این جماعہ را منسوب بوہابیہ ساختند حالانکہ نیک مے شناسند کہ خاندان محمد بن عبدالوہاب بیت علم حنابلہ بود و خاندان ایشان بیت علم حنفیہ است و ایشان را باو شان ہیچ علاقہ تلمذ یا ارادت یا ہموطنی یا صحبت یا معرفت گاہے نبودہ پس الصاق این جماعہ ہند بجماعہ اہل نجد بغیے چہ؟،،

اور ازانجملہ اُنکی کتاب حطہ فی احوال الصحاح الستہ ہے جسکو اُنہون نے اعتراض ۱۸۸۱ء سے پندرہ برس پہلے ۱۸۶۶ء مین چھپوا کر شایع کیا ہے اسمین بھی اُنہون نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے حق مین وہی کہا ہے جو ہدایۃ السایل کے صفحہ ۱۱۴ سے منقول ہوا ہے۔

آپ اس کتاب کے صفحہ ۲۷ مین لکھتے ہین کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے رسایل مشہور ہین۔ اسمین ایسے رسایل بھی ہین جو قبول کرنیکے لایق ہین۔ ایسے بھی ہین جو لایق

| | |
|---|---|
| و رسائلہ معروفۃ وفیہا المقبول والمردود | رد ہین۔ اسکی ان خصلتون سے جو بری گنی |
| و اشہر ما ینکر علیہ خصلتان کبیرتان الاولی | جاتی ہین بڑی مشہور دو خصلتین ہین۔ ایک |

تکفیر اهل الارض بمجرد تلفیقات لا دلیل علیها والثانیه التجاری علی سفک الدم المعصوم بلا حجة واقامة برهان تتبع هذه جزئیات وهی حقیرة تغتفر مع صلاح الاصل وصحته والله اعلم وقد بنی الشیخ محمد المذکور طریقه علی اتباع ابن تیمیه وابن القیم فی زعمه واخذ من اقوالهما اطرافا بحسب ما وقع من الاطلاع والاشراف فذا صاب بعض ما نقله واخطاء فی البعض وساء فهما واخطاء صفحه ۳۰۔

تمام زمین والون کو صرف بناوٹی یا ملونی کی باتون سے جنپر کوئی دلیل نہو کافر کہنا۔ دوسری بلا دلیل خونریزی پر جرات کرنا انکے فروعات اور بھی ہین۔ جو معافی کے لائق ہین محمد بن عبد الوہاب نے اپنے زعم مین اپنے طریق کی بنا شیخ ابن تیمیہ و شیخ ابن القیم کی پیروی پر قایم ہے۔ اور جہانتک اسکو اطلاع ہوی انکے اقوال لے لئے ہین۔ اس نقل اقوال شیخین مین کہین تو وہ درستی پر رہا ہے اور کہین چوک گیا ہے اور بعض جگہہ اس سے سو فہمی ہوی ہے۔

ان عبارات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ نواب صاحب نے اپنا اور اپنے گروہ اہلحدیث ہندوستان کا محمد بن عبد الوہاب نجدی سے تخالف ثابت کیا ہے۔ نہ اظہار توافق۔ وبناءً علیہ اس تشبیہہ سے جو مہدی سوڈان کو عبد الوہاب سے دی گئی ہے مہدی سوڈان کی مذمت اور اُسکے معاونت سے ممانعت کا نتیجہ نکلتا ہے نہ اسکی تعریف اور اسکی اعانت کی ترغیب کا نتیجہ۔ اور اس کتاب ترجمان کی نسبت جو کچھ ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو سمجھایا ہے وہ محض دہوکہ و مغالطہ۔

چوتھی کتاب جسکے سبب نواب صاحب پر بغاوت کا سخت الزام قایم کیا گیا ہے ایک کتاب **اقتراب الساعة** ہے جو نواب صاحب کے بیٹے نور الحسن کے نام سے آگرہ مین چھپی ہے۔ اس کتاب کی نسبت ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو یہ سمجھایا ہے کہ یہ کتاب درحقیقت نواب صاحب کی تصنیف ہے۔ اسکو اپنے بیٹے کے نام سے اور آگرہ کے مطبع مین اسلیے اُنہون نے چھپوایا ہے کہ اس جرم کی بغاوت سے جسکی اس کتاب مین ترغیب دی گئی ہے

وہ خود بری رہین - اور ملک مین بغاوت پھیل جائے -

**جو کچھ ہمارے بھائیون نے ترجمان وہابیہ کی نسبت گورنمنٹ کو سمجھایا ہے وہی ٹھیک ٹھیک اس کتاب کی نسبت** سمجھایا ہے کہ اس کتاب کا ایسے وقت مین کہ گورنمنٹ کو سوڈان مین مشکلات درپیش ہین ۔ ایسے شخص کیطرف سے جو ایک نمکحلال رئیسہ کا شوہر ہے شایع ہونا ایک ایسا فعل ہے جو گورنمنٹ انگریزی سے دوستی کے مخالف ہے - اور علاوہ برآن بہت سے مضامین کا (جنمین کھلم کھلی ترغیب بغاوت پائی جاتی ہے -) اس کتاب مین پایا جانا ان حضرات نے بیان کیا ہے - اور اس پر اس کتاب کے نمبر صفحہ و سطر کا حوالہ دیا ہے۔

**ہم ان مضامین** کو انہی حضرات کی ترتیب و بیان کے مطابق ایک نقشہ کے ضمن نقل کرتے ہین پھر اسی ترتیب سے اُن مضامین کے **مغالطات** بیان کر کے اُنکا ڈیفنس (جواب) پیش کرینگے -



**وہ نقشہ یہ ہے**

| نمبر مضمون | نمبر صفحہ | سطر | مضمون بغاوت انگریز |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۶ | ۱۱ | مہدی موعود کے ظہور کا زمانہ قریب آیا ہے - |
| ۲ | // | ۱۹-۲۰ | نصاری کی حکومت قیامت کی علامت ہے ، - |
| ۳ | ۳۷ | ۹ | ہر کسی نیک نہاد آدمی کو مہدی کہہ سکتے ہین - |
| ۴ | ۴۱ | ۲۰ | اہل اسلام مین فی الحال ضعف اس وجہ سے آگیا ہے کہ انہون نے جہاد ترک کردیا ہے - |
| ۵ | ۵۷ | ۱ | ہر ملک کے لوگون پر اس ملک والے کی - (خواہ غیر قریشی ہو یا کوئی متغلب) اطاعت واجب ہے - |
| ۶ | // | ۸ | ہم غریبون کے سر پر ایسا وقت آگیا ہے کہ ہمین ایسے امیر یعنے حاکم ملے ہین جو سنت پر عمل نہین کرتے اور پیغمبر کی راہ پر نہین چلتے انکے دل شیطانکے دل ہین بدن انسانکے بدن |

| نمبر مضمون | نمبر صفحہ | سطر | مضمون لبغاوت انگریز |
|---|---|---|---|
| ۷ | ۵۸ | ۱۱و۱۲و۱۳ | جو ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے |
| ۸ | ۵۷ | ۹ | شہید وہ ہے جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا ہو۔ |
| ۹ | ۶۴ | ۱۳ | حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند و نائب السلطنت اور انگریزون کو گردن مین طوق بندگی ڈالکر کشان کشان مہدی کے روبرو لاوینگے۔ |
| ۱۰ | ۱۱۶ | ۷ | مہدی سودان کا حال۔ مہدی کے مجدد ہونے کی تجویز۔ مہدی کے |
| ءے | ءے | ءے | ہاتھ سے تمام کافرون کے مارے جانے کا یقین۔ انگریزی اخبارون |
| ۱۵ | ۱۲۰ | ۱۳ | مین مہدی کی شکستونکے حال کا دروغ ہونا۔ مہدی کو عبد الوہاب [illegible] وہابیون کے دلون مین جوش پیدا ہو) ہر صدی مین ایسے مجدد پیدا ہونے کی تجویز۔ جو بذریعہ جہاد دین کی اشاعت کرے۔ اور اسکے لواحق عارضی سے اسکو پاک کرے جس سے یہ مدعا ہے کہ مسلمانون کو جہاد کے لئے تیاری ہو۔ اور وہ مہدی سودانی کو مجدد تسلیم کرلین اگو اسکو مہدی صادق نہ مانین) |
| ۱۶ | ۱۲۰ و ۱۳۰ و ۱۴۱ و ۲۲۰ و ۲۲۱ | ۱۵و۱۷ و ۲۱ و ۱ و ۱۴ تم | مہدی کے ظہور کے لئے دلی تمنا اور دعا۔ عیسے علیہ السلام کے ظہور کے لئے دعا۔ اس صدی کے سرے پر مہدی کے ظہور کی امید۔ چودہوین صدی کے چوتھے برس تک مہدی کے ظاہر ہونے کی امید۔ |
| ۱۷ | * | ۰ | زمانہ حال کو ہدی اور معصیت کا زمانہ کہنا۔ |
| ۱۸ | * | ۰ | اس امر کے اظہار مین کوشش کرنا کہ مہدی موعود کے آثار جیسے کہ |

* مضمون نمبر ۱۷ و ۱۸ کا ہمارے بہائیون نے نمبر صفحہ و سطر نہین بتایا۔ مضمون نمبر ۱۷ تو صفحہ ۳۴۴ و ۳۴۷ و ۳۴۸ مین کچھ نہ کچھ پایا جاتا ہے۔ مضمون نمبر ۱۸ کا اس کتاب مین کہین نام و نشان نہین ہے

حدیث مین لکہی ہین وہ ٹہیک ہنین - اور وہ حدیث جسمین وہ آثار لکہے ہین معتبر نہین - اسمین نواب صاحب کا مطلب یہ ہے - کہ کسی نشان ممیز کا مہدی سودان مین نہ پایا جانا - حدیث کی غلطی مجہول ہے - نہ اسکے نقص پر اور اسلئے ممکن ہے کہ مہدی سودان ایک پیغمبر صادق ہو گو شہادت حدیث اسکے مخالف ہو اگرچہ نوالصاحب نے بنظر چہپانے منشاء حقیقی کتاب کے کہین کہین مہدی سودانی کو پیغمبر کاذب کے نام سے یاد کیا ہے تاہم اسکے کاذب قرار دینے کے لئے بجز اسکے اور کوئی دلیل پیش نہین کی کہ امام موعود کا نسل سید سے ہونا لازم ہے - جس سے انکا یہ مطلب ہے کہ اگر مہدی سودانی سید ثابت ہو جاوے (اور مسلمانان ہندوستان کو ایسا سمجہا دینا آسان ہے) تو وہ اسکو مہدی موعود تسلیم کر لیوین "

اس کتاب کی نسبت ہی جو کچھ ہمارے بہائیون نے گورنمنٹ کو کہا ہے اسکے اکثر حصہ مین تو محض دروغ و مغالطہ سے کام لیا ہے اور جس قدر چاہا ہے اس سے بہی نتیجہ غلط نکالا ہے اس کتاب کے کسی مضمون سے (اسکا نشان دیا گیا ہے خواہ نہین دیا گیا) یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ نواب صاحب نے مسلمانان ہندوغیرہ کو برٹش گورنمنٹ کے مخالف مہدی سودان کو مدد دینے کی رغبت دلائی ہے اور اسی غرض سے یہ کتاب تصنیف کی یا کرائی ہے بلکہ اسکے برخلاف صریح اور صاف طور پر اسمین درج ہے - کہ اس زمانہ مین شرعی جہاد کی کوئی صورت نہین ہے اور مہدی سودان کا مہدی موعود ہونا ہرگز ممکن نہین ہے - اور جو لوگ اسکو مہدی جانتے ہین وہ دین سے بے خبر و بے دین ہین - اور اس کتاب کی تالیف سے غرض ہی یہی ہے کہ لوگ اسکو مہدی نہ سمجہین اور نہ اسکے جہاد کو جہاد شرعی خیال کرین -

پہلے ہم اس کتاب کے ان الفاظ و فقرات کو نقل کرتے ہین جنسے یہ مطالب اور مولف کی غرض کہلے طور پر ثابت ہے - پہر ان مضامین کا جنسے نتیجہ مخالف نکالا جاتا ہے - دروغ و مغالطہ آمیز ہونا ثابت کرکے اسکا ڈیفنس پیش کرینگے -

شروع کتاب مین دوسرے صفحہ چوتہی سطر مین خطبہ کے بعد مرقوم ہے - اور آج کل

دنیامین فتنون کا بہت زور ہے شور دنیا کی فتنون کو ایکطرف دین مین بہی بے گنتی فتنے دن بدن بڑہتے جاتے ہین - چند روز سے یہ غلغلہ ہے کہ قوم سودان علاقہ مصر مین کسی نے دعوے مہدیت کا کیا ہے پہلے مصر سے لڑائی رہی اب برٹش کی سلطنت اداوۂ رفع فساد مذکور ہے - جواب وغیرہ مین کبھی مہدی کی خبر لکہا آتا ہے کبھی بےمہدی عوام جنکو نہ علم ہے نہ عقل ایسے حالات سنکر طرح طرح کے خیال کرتے ہین - ہر مدعی کی بانگ بے ہنگام پر فساد کرنے کو طیار ہوجاتے ہین انکو ابتک خبر نہین ملی کہ اس تیرہ سو برس مین کتنے اچھے برے مہدی آچکے ہین جنکو انہین کیطرح بعض اقوام نے مہدی سمجہا لیکن اہل علم نے خواہ وہ اچھے تھے یا برے اونکی مہدویت قبول نہ کی - اس قسم کے مدعی قریب بیس شخص کے اس امت مین گذر چکے ہین جنکا ذکر نام بنام حج الکرامۃ وغیرہ مین لکہا ہے سرزمین ہند بلدۂ جونپور مین بھی ایک شخص سید محمد نام نے یہی دعوے کیا تھا مگر نہ چلا کچھ عوام اوسکے معتقد [illegible] جنکا گروہ اب تک حیدرآباد دکن مین موجود ہے - مدعیان مہدویت مین جو صلحا تھے اونسے یہ دعوے حالت سکر مین ہوا بعد افاقہ تائب ہو گئے - جو صلحا نہ تھے انہون نے یہ دعوے ملک گیری کے لئے کیا انمین بعض کا داؤ کسی قطر مین چل بھی گیا جیسے قرامطہ مین ایک شخص مہدی نام کا پیدا ہوا تہا - وہ اصل مین یہودی قوم کا تھا اوسنے سیادت کا دعوے کیا - ایک خلق کو رافضی کر ڈالا اوسکی قوم نے ملک مصر مین کئی سو برس تک نسلاً بعد نسل حکومت کی دنیا مین اسطرح کے فتنے ہمیشہ ہوتے رہتے ہین مہدویت در کنار بعض نے دعوے نبوت کا بھی کیا تھا بعض نے الوہیت کا یہ سب درحقیقت دجاجلہ تھے مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ اس ملت اسلام مین قریب تیس ۳۰ نفر کے دجال کذاب ہونگے - اس عدد مین سے جتنے اس قسم کے مدعی ہو چکے اونکا نام ونشان کتب فتن وغیرہ مین لکہا ہوا ہے جو ہوتے جاتے ہین اونکا پتہ بھی اہل علم وقتاً فوقتاً لکھتے رہتے ہین ابن عبد ربہ نے جزء ثالث عقد الفرید مین لکہا ہے ایک آدمی نے ایام مہدی مین دعوے نبوت کا کیا دوسرے نے بصرہ مین تیسرے نے زمانہ مامون (خلیفہ) مین اسنے کہا مین ابراہیم خلیل ہون چوتھے نے پہر ایام مہدی مین پانچوین نے زمانہ خالد بن عبد اللہ

قسری مین اُسنے قرآن کا معارضہ بھی کیا سورہ کوثر کے مقابلے مین یہ عبارت بنائی انا اعطیناک الجماھر فصل لربک وجاھر ولا تطع کل ساحر وکافر - جب اسکو سولی دی خلف بن خلیفہ شاعر نے کہا انا اعطیناک العمود فصل لربک علی عود وانا ضامن ان لا تعود چھٹے نے مجلس عبد اللہ بن حازم مین یہی دعوے ظاہر کیا ایک مدعی بنوت کو جسے ثمامہ بن اشرس نے حبس مین دیکھا یہ ساتوان بنتے ہے - ایام رشید مین بمقام رقہ ایک شخص نے دعوے بنوت کا کیا یہ آٹھوان نبی کاذب تھا - نوین نے ایام مامون مین کہا مین نبی ہون دسوان کوفے مین ظاہر ہوا - ایک شیخ خراسانی بھی کوفے مین مدعی بنوت ہوئے تھے یہ گیارھوان مدعی ہے بارھوان وہ آدمی ہے جسنے زمانہ مامون مین بھی دعوے ظاہر کیا - تیرھوان وہ شخص ہے جسنے کہا مین نوح صاحب فلک ہون ایک طوفان اور آنیوالا ہے زمانہ مامون مین آذربیجان سے ایک آدمی کو پکڑ لائے اُسنے کہا مین نبی ہون [illegible] یہ چودہ نبی ہوا [illegible] ایک عورت سجاح متنبیہ نے بھی یہی دعوے کیا تھا یہ سب ملکر سترہ نبی ہوتے ہین - ان سبکی حکایات عقد فرید واشاعہ وغیرہ ہمانین مندرج ہین"

اور اسکے صفحہ مین ہے "فتنہ خواہ دنیا مین ہو یا دین مین ہرگز کوئی مسلمان کامل اسمین شریک نہین ہوتا فساد کے وقت مین اپنے اپنے تیر کمان تیغ سنان کو توڑ ڈالنے کا حکم ہے نہ خود کسیکو مارے نہ کسیکے مارنے مین شریک ہو نہ آپ کوئی فتنہ اُٹھاوے نہ کسیکو فتنے کی صلاح دے بلکہ اگر کوئی اُسکو زبردستی سے مارے قتل کرے تو مار کھالے قتل پر صبر کرے ظالم بننے سے مظلوم بننا ہر طرح اچھا ہے - دنیا خواب سراب ہے یہانکے بسنے والے مسافر ہین آنکھ بند ہوگئی تو پھر کچھ نہ تھا - آخرت باقی ہے - وہانکی درستی چاہیے - نام کے مسلمان تو دنیا مین بے گنتی ہین کام کے مسلمان کیمیا عنقا ہوگئے ہین - انمین کوئی جھوٹا چھنڈا جہاد کا کھڑا کرتا ہے - کوئی اصلاح اسلام کا نام لیتا ہے کوئی مدعی مہدویت ہے کوئی دعویدار امامت جو اصل اسلام ہے اوس سے انکو کچھ سروکار نہین فتنہ انگیزی کو اسلام سمجھا ہے فساد کو اصلاح خیال کیا ہے" اور اسکے صفحہ

مین ہے - آج اگر انکو علم حدیث وکتاب کا شغل ہوتا تو یہ بات جان لیتے کہ یہ وقت نصاریٰ کے غلبہ کا ہے - نہ نصاریٰ کے مغلوب ہونے کا - پہر عیسیٰ* علیہ السلام کے آنے سے پہلے مہدی* کے نکلنے سے اول کس برتے پر یہ تدابیر فاسدہ ہوتے ہین - ہمارے نزدیک اس مبتدا کی خبر ہی تباہی دین ودنیا ہے نہ درستی عقبےٰ چھوٹی موٹی نشانیان قیامت کی جو ہونے والی تہین وہ سب ہوگئین بڑی نشانیون مین سے ایک تو یہی حکومت نصاریٰ* ہے - جسکو سب چھوٹے بڑے دور نزدیک کے لوگ برابر ہر دن ہر جگہہ خشکی تری مین اپنی آنکہہ سے دیکھتے کان سے سنتے ہین - دوسری نشانی ظاہر ہونا مہدی موعود* کا ہے تیسری نشانی اوترنا عیسیٰ علیہ السلام* کا ہے آسمان سے زمین پر سو پہلی نشانی تو اب موجود ہو گئے - یہ نشانی یہ کہتی ہے کہ اسکے قریب ہے - دوسری تیسری نشانی بہی ظاہر ہونیوالی ہے - ہم کو کیا جلدی ہے کہ آج سلطنت عیسوی دنیا سے اٹھ جاوے [illegible] ہے ہم کو انکا محکوم بنا دیا ہے - وہ خود ہی جب دوسرا رنگ بدلنا چاہے گا بدل دیگا - زمین آسمان کے قلابے کچھ ہمارے ہاتھ مین نہین جو ہم اپنی تدبیر پر اترا وین بیٹھے بٹھلائے طرح طرح کے فتنے اٹھاوین "

اور اسکے صفحہ ۷ مین ہے - اس تیرہ سو برس مین کوئی فتنہ نہین ہوا جسکی خبر حدیث مین اول سے موجود نہو جو لوگ اس علم سے ناواقف ہین وہی **فتوے جہاد کا حق مین ہر** فتنے کے دیتے ہین - ورنہ **دنیا مین مدت سے صورت جہاد کی پائی نہین** جاتی - ہم یہ نہین کہتے کہ حکم جہاد کا اسلام مین نہین ہے یا تہا - مگر اب منسوخ ہو گیا - یہ کہتے ہین کہ اس زمانہ کی لڑائی بہڑائی خواہ مسلمان کافر مین ہو یا باہم مسلمانون کے مشکل ہے کہ جہاد شرعی ٹہر سکے "

اور اسکے صفحہ ۹ مین ہے - بغاوت کا طریقہ زمانہ معاویہؓ سے نکلا - جب سے اب تک ملوک

* اس عبارت مین یہ الفاظ مخالفین نواب صاحب کے محل اعتراض مین انکے اعتراض کا جواب مقام **ڈیفنس** مین دیکہا ثابت ہوگا کہ ان الفاظ سے گورنمنٹ کی مخالفت ثابت نہین ہوتی ؀

اسلام مین باہم لڑائی رہا کی یہ فتنہ سبب تباہی خلق ویرانی ملک کا ہوا اسی لالچ مین کوئی مدعی مہدویت ہوا۔ کوی دعویدار خلافت بنا کسینے کسیکا ملک چھین لیا کوئی باغی ہوکر متغلب بن گیا تاریخ اسلام مین یہ سب وقایع لکھے دہرے ہین۔"

اسکے بعد علامات قیامت کے بیان مین اِن لوگون کا ذکر کیا ہے۔ جنھون نے نبوت کا دعوی جھوٹھ کیا۔ انہی مین مدعیان مہدویت کو شمار کیا ہے۔ پہر بصفحہ ۱۹ کہا ہے۔ "باقی رہے مطلق کذاب وہ بے گنتی ہین۔ منجملہ اُنکے ایک وہ لوگ ہین جو دعوے مہدویت کا کرتے ایسے دعویدار بھی بہت ہو چکے۔"

پہر بصفحہ ۲۷ کہا ہے۔ "مصر کیطرف سوا ان مین جسکو مہدی کہتے ہین۔ وہ قطعاً مہدی موعود نہین ہے۔ اسلئے کہ ابتک شمایل مہدویت امارات موعودیت اوسمین پائی نہین گئی۔ یون تو قطعی مہدی [illegible] ہے نہ ہر مسمے و ملقب بمہدی ہین۔ حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین مین چارون خلیفونکو مہدی فرمایا ہے۔ اسیطرح عباسیہ و فاطمہ وغیرہ مین بھی اس نام کے لوگ گذرے ہین بعض اہل ضلال نے بھی دعوے مہدویت کا کیا تھا جسطرح بعض صلحا رہے بھی یہ دعوے ظاہر ہو چکا ہے مہدی کے معنے ہدایت یافتہ کے ہین سو جسمین یہ وصف حاصل ہے۔ اُسکو مہدی کہہ سکتے ہین۔ وہ مہدی جو موعود ہین وہ نرے مہدی نہونگے بلکہ ہادی بھی ہونگے۔ مہدی تو فقط انکا لقب ہوگا۔ نام محمد بن عبداللہ ہے مکے مین ظاہر ہونگے نہ کسی اور جگہہ۔ جو نشانیان اُنسے پہلے ہونے والی ہین اول وہ تو سب پوری پوری ظاہر ہو جاوین تب وہ ظاہر ہون جاہل لوگ افواہ واوہام پر ہر چیز کی بنیاد کرتے ہین اُنکو نہ عقل ہے نہ یہ نقل کو سند پکڑتے ہین ہرجی ہے ہر نیا دین"۔ پہر ان نشانیون اور فتنون کو جو مہدی موعود سے پہلے ہونگے اس کتاب مین صفحہ ۲۸ سے ۱۲۱ تک مفصل بیان کیا ہے جسکی تعداد ۱۲۱ تک پہنچتی ہے ازانجملہ نہر فرات سے سونے کا پہاڑ نکلنا۔ اور سفیانی کا ملک عرب مین



* دیکھو نوٹ صفحہ ۷۵۔

کفر پھیلانا۔ لشکر حارث حراسانی کا نکلنا۔ مداین پر لڑائی ہونا۔ قسطنطنیہ کا فتح ہونا۔ جو دجال کے نکلنے
کے قریب ہوگا۔ مدینہ پر چڑھائی ہونا۔ آسمان سے ایک ہاتھ نکلتا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اور صفحہ ۵۶ مین کہاہے۔ "اسوقت مین نہ کوئی جماعت مسلمین ہے۔ نہ کوئی امام کنارہ کشی
کا زمانہ ہے۔ سلطنت اسلام ایک تو روم مین ہے دوسری مراکش مین مگر امام نہین ہین اسلئے
یہ سب سلاطین اسلام آپ کو نایب امام سمجھکر ملقب بہ سلطان و ملک ہوتے ہین خلیفہ نہین کہلاتے خلیفہ
کا قریشی ہونا شرط واجب ہے"۔

پہر صفحہ ۵۸ مین کہاہے۔ "ہاتھ سے جہاد کرنا کام ایمہ کا ہے زبان سے لڑنا کام علمار
کا ہے دل سے بیزار ہونا کام عوام اہل اسلام کا ہے۔ سو اب ایمہ تو رہے نہین۔ رہے عالم ادنہین
جو اتباع قرآن و سنت و احدیث کے لیے زبان سے جہاد کرتے ہین۔ خواہ وعظ کرین یا تالیف
وہ اس [illegible]

پہر صفحہ ۵۹ مین کہاہے یہان اس حدیث مین جسمین یہ ذکر ہے کہ سنت پر عمل کرنے
سے سو شہید کا ثواب ملتا ہے شہید سے وہی شہید مراد ہے جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا ہو۔ اس
زمانہ مین اس شہادت کا موقع ملنا تو معلوم دیتے ناممکن)

پہر صفحہ ۱۱۸ مین کہاہے۔ "رہی یہ بات کہ صاحب سوڈان وہی مہدی منتظر آخر زمان
یا نہین سو اسپر کوئی دلیل قایم نہین کہ یہ وہی مہدی ہین اگرچہ اُس جواب مین زبان عثمان سے
دعوے مادویت و مہدویت کا انکے حق مین پایا جاتا ہے مگر وہ علامات صحیحہ امارات صریحہ
جو اخبار و آثار مذکورہ مین آئے ہین۔ انہین وہ کہان اسطرح کا دعوے بہت اخیار و اشرار
نے بھی پہلے ان سے کیاہے۔ مگر سچا نہ نکلا"

پہر صفحہ ۱۱۹ مین کہاہے "ہم نہین جانتے کہ یہ مجدد جو مہدی سودان کہلاتے ہین مقام العبید
مین مقیم ہین آپ کو سید باپ کو عبداللہ بتاتے ہین کون ہین کیسے ہین مہدی تو بالیقین نہین ہین"
اور صفحہ ۱۲۱ کہاہے۔ عوام کا یہ حال ہے کہ اتباع ہر ناعق مقتدی ہر ناحق ہو جاتے

ہیں دنیا میں جس کسینے دعوے خدائی کا یا نبوت کا یا مہدویت کا یا مجددیت کا یا مجتہدیت کا یا کشف کرامات کا کیا کچھ نہ کچھ تھوڑے بہت لوگ اوسکیطرف ہو گئے - پہر انجام کچھ ہی کیون نہو ہر افواہ پر کان رکہنے لگے ہر گپ شپ کو سچ ماننے لگے "

ان عبارات سے بلا تاویل و تکلف ثابت ہوتا ہے کہ نوابصاحب نے اس کتاب میں بڑے یقین کے ساتھ سودانی کا مہدی موعود نہونا اور اسکی جہاد کا شرعی جہاد نہونا - اور جو لوگ اسکو مہدی موعود سمجھتے ہیں اور اسکی جہاد کو شرعی جہاد خیال کرتے ہیں انکا دین اسلام سے ناواقف اور جاہل اور بے دین اور بے عقل ہونا ثابت کیا ہے جس سے یقینی اور صاف طور پر یہ نتیجہ نکل سکتا ہے - کہ اس کتاب کی تصنیف سے غرض سودانی کی ہمدردی سے مسلمانون کو ہٹانا ہے نہ اسکی معاونت کی رغبت دلانا -

اب ہم ان مضامین کا جنسے اسکے خلاف کا نتیجہ نکالا گیا ہے - دروغ و مغالطہ [illegible] پیش کرتے ہیں

مضمون نمبر (۱) مین صرف دہوکہ دہی سے کام لیا گیا ہے - اس کتاب کے صفحہ ۱۹۲ سطر ۱۱ مین قیامت کو قریب کہا ہے نہ زمانہ ظہور مہدی کو اسکے الفاظ یہ ہین "تم سمجھو تو بوجہ لو کہ یہ سب شگوفے قرب قیامت کے ہین جو کوئی یہ چاہے کہ مہدی موعود کے آنے سے اول عیسے علیہ السلام کے اترنے سے پہلے یہ سب فساد دور ہو جاوے خروج بغاوت مدعیان مہدی ہند شکنی فتنہ انگریزی سے حکومت ہمارے ہاتہ مین "دولت و سلطنت ہمارے گہر مین آجاوے تو وہ قیس و فرہاد سے کچھ کم نہین "

اور قیامت کو انگریزون کے ہندوستان مین آنے سے پہلے شروع زمانہ نبوت سے قریب کہا جاتا ہے - پہر اس سے انگریزون کے ساتہ لڑائی کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا کیونکر صحیح ہے زمانہ ظہور مہدی کو قریب کہنا بھی ترغیب بغاوت نہین ہو سکتا جب تک کہ ساتھ اسکے یہ دو باتین بھی کہی جاویں - اول مہدی کا ظہور اسی سلطنت کے زمانہ مین ہوگا - دوم مسلمانونکو اس سلطنت کے مخالف معاونت مہدی کے لئے آمادہ رہنا چاہئے - اور ان دونون باتون

کا اس کتاب مین کہین نشان نہین ہے ۔ لہذا زمانہ ظہور مہدی کو قریب کہنے سے بھی ترغیب
بغاوت کا نتیجہ نکالنا مغالطہ ہے ۔ اور اگر صرف تجویز و اعتقاد مہدی موعود بغاوت ہے تو اس
سے مولف کتاب اقتراب کی کوئی خصوصیت نہین ہے ۔ عام اہل اسلام ماتحت برٹش گورنمنٹ
رئیس ہون خواہ رعایا جنمین حضرات نکتہ چین بھی داخل ہین (بجز بعض اہلحدیث زمانہ قدیم *و زمانہ حال)

*نوٹ: زمانہ قدیم مین قاضی **ابن خلدون** حضرمی اعتقاد آمد مہدی سے منکر گذر چکے
ہین اور اس زمانہ مین ایسے کئی اہلحدیث موجود ہین ۔ ان لوگونکا انکار عقلی وجوہات سے اور ان خوارق وعجائبات
کو جو مہدی کے علامات و مقدمات تسلیم کئے جاتے ہین ناممکن سمجھنے کی وجہ سے نہین ہے جیسا کہ
**نیچیر کو مذہب ماننے** والونکا انکار عقلی وجوہات و اعتقاد عدم امکان خوارق وعجائبات پر مبنی
ہے ۔ بلکہ انکا انکار صرف نقلی اصول پر اور ان احادیث کو جو مہدی کے باب مین وارد ہین
[illegible] مسلم [illegible] انکی قطعیت کو جو اعتقادیات مین بحکم نصوص
قرآنیہ شرط ہے چنانچہ اشاعة السنة نمبر (۵) جلد (۸) مین بصفحہ (۱۳۲ وغیرہ) ثابت ہو چکا ہے
نہ ماننے کے سبب ہے ۔ اعلے **طبقہ** کتب حدیث (صحیح بخاری و صحیح مسلم) **مہدی** موعود کے
**ذکر** سے ساکت ہے) چنانچہ پہلے ہی (جبکہ نواب صاحب یا کسی اور مسلمان پر مسئلہ مہدی کے سبب
کوئی اعتراض نہوا تھا ۔) اشاعة السنة نمبر ۱۲ جلد ۷ مین بصفحہ ۳۸۸ ہم اس امر کو جتا چکے ہین ۔
**دوسرے طبقہ** کی کتابون مین جو اس مضمون کی **حدیثین** پائی جاتی ہین وہ غوایل **جرح**
سے خالی نہین ۔ قاضی ابن خلدون حضرمی نے اپنی کتاب العبر و دیوان المبتدا والخبر فی ایام العرب والعجم
والبربر مین ان احادیث کو ایک ایک کرکے ذکر دیا ہے ۔ ہمارے **نواب صاحب** نے جرح و کلام ابن خلدون
کا اپنی کتب حجج الکرامہ و اذاعہ وغیرہ مین جواب دیا ہے پر وہ جواب جرح ابن خلدون کو اٹھا نہین سکتا بلکہ
اور پختہ کرتا ہے ۔ ہم اس باب مین عنقریب ایک مستقل مضمون لکھینگے ۔ اور اسمین ان احادیث پر تفصیلی بحث
کرینگے ۔ انشاء اللہ تعالے ۔ اس نوٹ مین صرف اس امر کا جتانا مدنظر تھا ۔ کہ بعض اہلحدیث زمانہ سابق وحال مہدی سے
منکر بھی ہین ۔ عام مسلمانون یا نواب صاحب کے معتقد ہونے سے سبھی مسلمانون کل اہلحدیث کو معتقد نہ سمجھنا چاہیے ۔

قیامت سے پہلے مہدی کے آنیکے معتقد ہین۔ یہہ جایز ہے تھا کہ سبھی اہل اسلام رعایا برٹش گورنمنٹ کو (جنکا اعتقاد ہے) باغی تصور کرکے انکو پہانسی دینے یا دریاشور سے پار بھجوانے کا مشورہ دیا جاتا اور کم سے کم اتنا تو کہا جاتا کہ اسلامی ریاستون (حیدر آباد۔ رامپور۔ ٹونک۔ بہاولپور وغیرہ وغیرہ کے رئیسون اور نوابون سے وہی سلوک کیا جائے۔ جو نواب صاحب بھوپال سے کیا گیا ہے کیونکہ انمین کم سے کم ایک بھی ایسا نہین ہے۔ جو امام مہدی کے آنے کا معتقد و منتظر ہو۔ اس امر کو ہمارے معترض بہائی خود بقینیا جانتے ہین۔ اور جو لوگ اس عقیدہ اہل اسلام سے واقف ہون وہ جس سے چاہین اس امر کو دریافت کر سکتے ہین۔ ان سبکو جنکی تعداد لاکھون سے بڑھ کر ہے اس اعتقاد کے ساتھ خیر خواہ سلطنت تصور کرنا۔ اور نواب صاحب کو اسی اعتقاد کے سے باغی و بدخواہ قرار دینا انصاف کے رو سے کب جائز ہے۔

مضمون نمبر (۲) مین مضمون نمبر (۱) سے بڑھ کر دھوکہ دہی سے کام لیا گیا ہے وے شک اقتراب کے صفحہ ۶ سطر ۱۹-۲۰ مین نصارے کی حکومت کو قیامت کی علامت کہا ہے مگر اس سے حکومت نصارے کی مذمت یا اُن سے لڑائی کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا دھوکہ دینا ہے۔ یہہ نتیجہ اسوقت صحیح ہوتا جبکہ اس کتاب یا اور کتب اسلام مین علامات قیامت اُنہی چیزون کو تسلیم کیا جاتا۔ جنکو بُرا سمجھا جاتا ہے اور جس حالتمین اس کتاب مین اچھی چیزون کو بھی علامات قیامت تسلیم کیا گیا ہے۔ اور اُنہی اچھی چیزون مین بزعم مولف اور اکثر اہل اسلام عیسے علیہ السلام اور امام مہدی موعود کا آنا ہے۔ اور بیت المقدس کا فتح ہونا اور نہر فرات سے سونیکا پہاڑ نکلنا وغیرہ وغیرہ (جنکو اس کتاب کے صفحہ ۱۹-۲۰ و صفحہ ۶۷ و ۶۸ وغیرہ مین ذکر کیا ہے) تو پہر اس سے حکومت نصاریٰ کی مذمت یا اُنسے ترغیب بغاوت کا نتیجہ نکالنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

اس مقام مین ہم کو سکھون کے عہد کا ایک قصہ یاد آیا ہے جسمین اسی قسم کا دھوکہ و مغالطہ دیا گیا تھا۔ سکھون مین ایک رئیس کا نام کرم سنگہ تھا۔ اسکے اکثر ملازم و اہلکار

نا اہل تھے۔ بدقسمتی سے ایک فارسی خوان بھی اُنمین آپھنسا۔ اور اپنی لیاقت کے سبب اُسنے قرب حاصل کیا تو اوسکے حریفون نے اس رئیس کو یہ دہوکہ دیکر اسکو موقوف کرادیا کہ "مہاراج اس منشی نے آپ کا نام کرم سنگہ چھوٹے کاف سے لکہدیا ہے"۔ افسوس ہمارے بہائیون نے سلطنت انگریزی کو بھی سکہا شاہی حکومت قرار دیکر ایسا ہی کہا ہے کہ حضور آپکی حکومت کو نواب صاحب نے "قیامت کی علامت کہا ہے"۔ اور یہ نہ سمجھا کہ اگر کسینے گورنمنٹ کو یہ سمجھا دیا کہ قیامت کی علامتین سبھی بُری نہین ہین تو ہماری صداقت کا کیسا اندازہ ہوگا۔

مضمون نمبر (۳) مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیاہے۔ جسکی نظیر اس منکر نماز کا قصہ ہے جسنے بدست آویز آیت "لاتقربوا الصلوۃ" قرآن سے ممانعت نماز کا حکم نکالا۔ اور لفظ "انتم سکریٰ" کو جو اُسکے بعد واقع ہے پس پشت ڈال دیا تھا۔

[illegible] یہ فقرہ درج ہے [illegible] تو لفظ مہدی ہر صالح پر بول سکتے ہین" مگر اسی صفحہ مین اس فقرہ سے پہلے اور پیچھے ایسے فقرات بھی درج ہین جنمین صریح اور صاف طور پر اسکے مہدی ہونے کا یقین ظاہر کیا گیا ہے۔ چنانچہ پوری عبارت صفحہ ۳،۷ اقتراب اس رسالہ کے صفحہ (۴۶) مین منقول ہوئی ہے علاوہ بر آن اور مقامات اقتراب مین جنکی عبارات اس رسالہ کے صفحہ [illegible] مین منقول ہین بھی یہ یقین ظاہر کیا گیا ہے۔

ہمارے بہائیون نے ان سب عبارات و فقرات کو "انتم سکاریٰ" کی نظیر سمجھکر خورد بُرد کر لیا۔ اور اس ایک فقرہ سے سوڈانی کا مہدی ہونا گورنمنٹ کو ثابت کردکہایا ہے۔ اور اُسکو اچھی طرح کرم سنگہ بنایا۔

مضمون نمبر (۴) مین بھی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ بے شک اقتراب کے صفحہ ۱/۱۲ وغیرہ مین ترک جہاد کو بُرا کہا گیا ہے مگر جب اُس کتاب کے صفحہ ۵۸ و ۹۹ مین یہ فقرات بھی دیکھے جاتے ہین۔ "کہ ہاتہہ سے جہاد کرنا ایمہ کا کام ہے۔ اور اب ایمہ

نہین رہے اور نہ اسوقت کوئی جماعت مسلمین ہے اور نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے اور اِس زمانہ مین لڑکر شہید ہونے کا موقعہ نہین رہا۔" تو اِس سے صاف یقین ہوتا ہے کہ اِس مذمت ترک جہاد سے آیندہ جہاد کرنیکی ترغیب دینا مقصود نہین صرف پچھلی حالت کا بیان کرنا مقصود ہے۔ اور یہ بعینہ اس کہنے کی نظیر ہے کہ جب تک مسلمان تلوار کے ذریعہ سے ملکی ترقی کرتے رہے تب تک قوی رہے۔ جب اُنہون نے تلوار چھوڑ دی ضعیف ہو گئے"۔ جو بہت سے مورخین اہل اسلام و عیسائی وغیرہ اہل مذہب کے کلام مین پایا جاتا ہے۔ جسکو کوئی ترغیب بغاوت نہین سمجھتا۔ اور اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ لفظ جہاد کو مذہبی لڑائی سے جو ناگواری مذہبی کے سبب سے ہو کچھ خصوصیت نہین ہے۔ ملکی لڑائی کو جو قومی ترقی کے لئے ہو نیز جہاد کہا جاتا ہے۔ اسکی تفصیل و دلیل جنرل انجمن پنجاب مطبوعہ ۱۵ دسمبر ۱۸۸۵ع و یکم جنوری ۱۸۸۶ع مین موجود ہے [illegible] ملاحظہ کرے۔

مضمون نمبر ۵ مین بھی اِسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے۔ **بے شک اقتراب کے** صفحہ ۵ سطر ۱ مین متغلب یا غیر قرشی کی اطاعت کو واجب کہا گیا ہے۔ جسکا مطلب شاید گورنمنٹ کو یہ بتایا گیا ہے کہ مہدی سودان امام برحق نہو تو بھی اِسکے متغلب ہونیکے سبب اسکی اطاعت مسلمانونپر ہندوستان کے ہون خواہ عرب کے واجب ہے۔ مگر اِس سے چار سطر پہلے صفحہ ۵۴ کے اخیر مین صاف کہا ہے کہ کسی ملک کے متغلب یا سلطان کی (جو قرشی نہو) دوسرے ملک والونپر اطاعت واجب نہین ہے"۔

اور اِس کتاب کے صفحہ ۱۱۹ مین مہدی سودان کے سید ہونے مین تردد ظاہر کیا ہے جسکو ہمارے بہائیون نے بھی مضمون نمبر ۱ مین تسلیم کیا ہے۔ اِس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ مولف اقتراب ہندوستان کے مسلمانونپر مہدی کی اطاعت واجب نہین کہتا۔

**اصل عبارت صفحہ (۵۶)** یہ ہے "اسوقت مین نہ کوئی جماعت مسلمین ہے نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے سلطنت اسلام ایک تو روم مین ہے دوسری مراکش مین مگر امام

نہین ہین اسی لئے یہ سب سلاطین اسلام آپکو نائب امام سمجھکر ملقب بہ سلطان و ملک
ہوتے ہین خلیفہ نہین کہلاتے خلیفہ قریشی ہونا شرط واجب ہے - علاوہ اسکے جو ایک قطر کا
والی یا امام یا سلطان ہے اور دوسری جگہہ اوسکا امر و نہی جاری نہین تو اوس دوسرے
قطر والونپر اوسکی اطاعت بھی واجب نہین ہے - ہر جگہہ کی رعیت کو اپنے ہی قطر والے کی اطاعت
واجب ہے - جب ایک والی سے کل ممالک اسلام کا بندوبست نہو سکے تو دنیا طوایف الملوک
ہو جاوے - تو اسوقت شرع شریف مین اطاعت ہر والی کی خاص اوسکے ملک مین سب رعایا
پر واجب ٹھہرتی ہے - اگرچہ وہ غیر قریشی یا متغلب ہو"

**مضمون نمبر (۶ و ۱۷)** مین بہی اسی قسم کا دہوکہ دیا گیا ہے - **بے شک**
اقتراب کے صفحہ ۳ وغیرہ مین یہ مضامین مرقوم ہین - **ولیکن** ان مضامین مین **گورنمنٹ**
وکسی پولیٹکل انقلاب کی [illegible] اہل اسلام اور مذہبی
انقلاب پر افسوس مدنظر ہے -



**اسپر روشن دلایل** اس کتاب کے صفحہ ۱۲ و ۴۳ و ۴۵ کی عبارات ہین جنہین خاصکر اہل
اسلام کے مذہبی انقلاب پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے - اسکے صفحہ ۱۲ مین ہے - "جس دن سے
اس امت مین یہ فتنے واقع ہوئے - پہر یہ ملت یہ امت نہ سنبہلی اسکی غربت اسلام کی
کمیابی روز افزون ہوتی گئی - یہانتک کہ اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش
باقی رہگیا ہے - مسجدین ظاہر مین تو آباد ہین لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہین - علما
اس امت کے بدتر اونکے ہین - جو نیچے آسمان کے ہین اونہی سے فتنے نکلتے ہین - انہین
کے اندر پہر کر جاتے ہین"-

اور اسکے **صفحہ ۴۳** مین ہے "(علامت قیامت) کتاب اللہ پر چلنا عار ہو اسلام
غریب ہو آپسمین کینہ ہو علم اٹھہ جاوے زمانہ بوڑہا ہو جاوے - عمر بشر کی گہٹ جاوے اولاد
نہو عمل کم ہو امین متہم ہو ن متہم امین ہون جھوٹا سچا ہو سچا جھوٹا ہو قتل بہت ہو محل تباہی

جگہ مین بہت غرقی تیار ہون اولاد والی عورتین غم مین گرفتار رہین یعنے بسبب نافرمانی اولاد کے بانجھ عورتین خوش رہین بغاوت حمیت بخل بہت ہو لوگ زیادہ مرین - جہوٹ بہت ہو سچ کم ہو کام کاج لوگونکے طرح طرح پر ہون خواہش نفس کے تابع ہون گمان پر حکم جاری کرین پانی بہت برسے پہل کم آوے علم گہٹ جاوے جہل بڑہ جاوے اولاد سبب غیظ ہو سردی مین گرمی ہو - فحش کہلم کہلا ہو زمین سمٹ جاوے خطیب جہوٹا خطبہ پڑہین - حق بدون کو دلواوین جو کوئی انکی تصدیق کرے گا - انسے راضی ہوگا اسکو جنت کی بو بھی نہ ملیگی"

اور اسکے صفحہ ۵۲ مین ہے ۸۵ (علامت قیامت) حذیفہ ابن الیمان سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا قرب قیامت کی بہتر خصلتین ہین - جب تم دیکہو کہ لوگون نے نماز کو [illegible] سود کہایا - جہوٹ کو حلال [illegible] خونریزی کو ہلکا سمجہا اونچے گہر بنائے دین کو دنیا سے بیچا رحم قطع کیا - حکم ضعیف ہوا کذب صدق ٹہرا - حریر لباس ہوا ظلم غالب آیا طلاق کثرت سے ہونے لگی - الخ - ایسا ہی اسکے صفحہ ۵۸ مین ہے -

ان عبارات مین جن باتون کو علامت قیامت ٹہرایا اور بُرا کہا گیا ہے وہ اکثر اہل اسلام مین پائی جاتی ہین - اور انہی پر افسوس کرنا ان مواضع مین مقصود ہے پہر ہمارے بہائیون کا گورنمنٹ کو یہ سمجہانا کہ ان مضامین مین گورنمنٹ کی بدی و معصیت کیطرف اشارہ کیا گیا ہے - گورنمنٹ کو سردار کرم سنگہ بنانا نہین تو کیا ہے -

اور اگر بالفرض کسی مقام مین اس کتاب کے گورنمنٹ کے مذہب کو بہی بُرا کہا اور بلحاظ مذہب گورنمنٹ اس زمانہ کو بدی اور معصیت کا زمانہ بتایا ہے تو اس سے بھی بدنیات کا نتیجہ نکل نہین سکتا - ہم نہین جانتے کہ تمام ہندوستان کے رعایا گورنمنٹ سے (اہل اسلام ہون خواہ ہندو وغیرہ) کم سے کم کوئی ایک شخص بھی (بشرطیکہ وہ لامذہب نہو کسی نہ کسی مذہب کا پابند ہو) ایسا نکلے جو گورنمنٹ کے مذہب عیسائی کو اچہا جانتا ہو - اور بلحاظ

مذہب اسکو بُرا نہ سمجھتا ہو - -

**دور کیون جائین** ان ہی حضرات کو جنھون نے اس قسم کے مضامین اقتراب کو مضامین لغاوت بتایا ہے - کیون نہ دیکھین یہ لوگ گورنمنٹ کے مذہب عیسائی کو اچھا جانتے - اور گورنمنٹ کو اپنا مذہبی بھائی یا پیشوا سمجھتے ہون تو محمدی کیون کہلاتین بپتسما لیکر عیسائی کیون نہ ہو جائین -

**مضمون نمبر(۷)** مین بھی اسی قسم کا دہوکھا دیا گیا ہے کہ "لا تقربوا الصلوٰۃ" کو لے لیا - اور "انتم سکارے" کو چھوڑ دیا ہے - **بے شک** صفحہ ۵۸ مین اس مضمون کی حدیث نقل کی گئی ہے - مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہدیا ہے کہ ہاتھ سے لڑنا ایمہ کا کام ہے جو آپ نہین رہے - باقی لوگون سے - علماء ہون تو انکا جہاد زبان یا قلم سے ہو سکتا ہے عوام ہون تو دل سے بدی کو بدی جانتا - اور یہ بھی آیتین اہل اسلام کی نسبت کہا گیا ہے اقوام غیر گورنمنٹ ہو خواہ کوئی اور) کی نسبت اسمین کوئی تصریح نہین ہے -

**اصل عبارت** صفحہ (۵۸) **اقتراب** کی یہ ہے "ہاتھ سے جہاد کرنا کام ایمہ کا ہے زبان سے لڑنا کام علماء کا ہے - دل سے بیزار ہونا کام عوام کا ہے سو اب ایمہ تو رہے نہین - رہے عالم اُنمین جو اتباع قرآن اقتداء حدیث کے لئے زبان سے جہاد کرتے ہین خواہ وعظ کرین یا تالیف وہ اس حدیث کے مصداق ہین جو چپ رہے ہین وہ گونگے شیطان ہین - عوام متبعین کے لئے یہی کافی ہے کہ دل سے ناراض ہون - لاٹھے پونگے کی کچھ ضرورت نہین ہے -"

اس عبارت کو ناظرین غور سے ملاحظہ فرماکر انصاف سے کہین کہ ہمارے بھائیون نے اس عبارت کو چھانٹ کر اسکا کیا مطلب بتایا اور گورنمنٹ کو کیسا گرم سنگھ بنایا ہے

**مضمون نمبر(۸)** مین بھی اسی قسم کا دہوکا دیا گیا ہے - اور "لا تقربوا الصلوٰۃ" پر بحذف "انتم سکارے" عمل ہوا ہے - **بے شک** صفحہ ۵۹ مین خدا کی راہ مین مارے گئے

کو شہید کہا ہے مگر ساتھ اسکے یہ بھی کہدیا ہے کہ اس زمانہ مین اس شہادت کا موقع ملنا معلوم یعنی ناممکن ہے۔ جسکی وجہ بھی اسی کتاب صفحہ (۷۰ و ۶۶ و ۶۵ و ۵۸) مین بیان ہوئی ہے اور ہمارے رسالہ کے صفحہ (۴۲ و ۴۳) مین منقول ہوچکی ہے۔

پوری عبارت صفحہ ۵۹ کی یہ ہے "ابوہریرہ کی حدیث مین آیا ہے مرفوعاً متمسک سنت کو وقت فساد امت کے ایک شہید کا اجر ہے" رواہ الطبرانی فی الاوسط یہان شہید سے وہی شہید مراد ہے جو خدا کی راہ مین لڑکر مارا گیا ہو۔ اس زمانہ مین اوس شہادت کا موقع ملنا تو معلوم اگر یہی شہادت ملے تو غنیمت باردہ ہے۔ افسوس ہے کہ اکثر مسلمان نام کے مومن اس فضیلت عظمے سے بھی محروم ہین جسمین ہرگز نہ کچھ مشکل ہی فقط ایک سنت پر عمل کرنے سے ایسا بڑا رتبہ ملتا ہے مگر نفس و شیطان دشمن انسان ہین وہ کب چاہتے ہین کہ یہ دولت [illegible] حاصل ہو۔

یہان بھی ہمارے بھائیون نے گورنمنٹ کو گرم سنگہ بنایا اور کچہہ کا کچھ بنا کر ویسا ہی دھوکہ دیا ہے۔

مضمون نمبر ۹ مین بھی اسی قسم کا دھوکہ دیا گیا ہے۔ اور علاوہ بر آن آمیز جعل و تصرف سے بھی کام لیا ہے۔

اقتراب کے صفحہ ۴۲ یا اور کسی جگہہ قیصر ہند یا نائب السلطنت کا نام و نشان نہین ہے اسکے صفحہ ۴۲ مین کتاب اشاعہ لاشراط الساعہ سے یہ بات نقل کی ہے کہ مہدی موعود (نہ مہدی سودانی) شہر کے شہر فتح کرینگے۔ مشرق سے مغرب تک لے لینگے۔ ہندوستان کے بادشاہون کو گردن مین طوق ڈالکر انکے سامنے لاوینگے۔ انکے خزاین بیت المقدس کا زیور ہوگا۔ اسکی تمثیل مین ہمارے بھولے بھالے نواب صاحب (اگرچہ کتاب انکی تصنیف ہے) ناعاقبت اندیشی سے یہ لکھ بیٹھے ہین۔ ہند مین ابتو کوئی بادشاہ ہی نہین۔ یہی چند رئیس ہنود یا مسلمان ہین۔ سو کچھ حاکم مستقل

نہین بلکہ برائے نام ہین۔ بڑے بادشاہ اس ولایت کے یوریپین ہین۔ غالباً اسوقت بھی یہی حاکم یہانکے رہینگے۔ انہی کو اُنکے روبرو لیجاوینگے۔ یا اس وقت تک اور قوم کی حکومت اس جگہہ قایم ہو جاویگی اللہ ہی کو خبر ہے"۔

اس تمثیل مین نوابصاحب اپنی طرف سے کسی قسم کے عمل کی تحریک نہین کی صرف عام مسلمانون کے عقیدہ کی ایک ایسی مثال دی ہے۔ جسمین موجودہ مسلمانون کے عمل کا دخل نہین ہے۔ وہ امر جسکی اُنہون نے مثال دی ہے واقع ہوا تو محض تایید آسمانی سے اور بطور کرامت ہوگا (چنانچہ معتقدین مہدی کا خیال* ہے) نہ مسلمانون کی موجودہ طاقت سے

وبا ایں ہمہ اس تمثیل مین نواب صاحب نے ملکہ معظمہ و نائب السلطنت یا اور انگریزون کے [illegible] جانے کی نسبت اپنا یقین ظاہر نہین کیا۔ بلکہ شک و تردد سے کہا ہے کہ اسوقت تک یہی یوریپین بادشاہ رہینگے۔ یا کوئی اور لوگ بادشاہ ہو جاوینگے پھر اس شک کو پختہ کردیا۔ اور صاف لکھدیا ہے کہ خدا ہی کو خبر ہے پھر اس اعتقادی نہ عملی شکی نہ یقینی تمثیل سے یہ نتیجہ کیونکر نکل سکتا ہے۔ کہ نواب صاحب نے اسمین مسلمانون کو بغاوت کی ترغیب دلائی ہے۔ اور موجودہ ملکہ معظمہ اور نائب السلطنت وغیرہ انگریزون کو پکڑ کر مہدی موعود کے حضور مین لانیکی ترغیب دی ہے۔ یا اُنکے پکڑے جانے پر اپنی مسرت ظاہر کی ہے یہ نتیجہ اسوقت نکل سکتا۔ جبکہ نوابصاحب موجودہ سلطنت کے زمانہ مین مہدی موعود کے آنے کا یقین ظاہر کرتے اور اس تمثیل مین موجودہ سلطنت کے مخالف کسی قسم کے عمل کی تحریک تحریر مین لاتے۔ اور اعتقاد تو عموماً مسلمانون کا یہی ہے

* دیکھو اقتراب صفحہ ۶۴ سطر ۲۱ جسمین لکھا ہے "اللہ تعالے تین ہزار فرشتون سے اُنکی مدد کریگا وہ اُنکے مخالفونکو موہنہ کو پیٹھون کو مارینگے مقدمہ لشکر جبرئیل ہونگے ساقہ لشکر پر میکائیل بکری بھیڑیے ایک جگہہ چریگا۔ لڑکے بچے سانپون سے بچھوون سے کھیلینگے۔ کوئی شے انکو نقصان نہ پہنچا سکیگی الخ

کہ "قیامت سے پہلے پہلے تمام زمین مین اسلام پھیل جائیگا۔ اور دنیا مین کوئی مذہب عیسائی یہودی وغیرہ باقی نہ رہیگا"۔ پس اگر صرف اس اعتقاد سے (بغیر کسی قسم کی تحریک کے) بغاوت کا نتیجہ نکل سکتا ہے تو برٹش گورنمنٹ کی رعایا سے کوئی مسلمان اس بغاوت سے بری نہین ہو سکتا۔ یا کوئی شاذ و نادر بری ہو سکتا ہے۔

پھر ہمارے بھائیون کا اس اعتقاد کے ساتھ عموماً مسلمانون کو باغی نہ کہنا صرف نواب صاحب کو (جو محض سادگی اور رفتار زمانہ سے ناواقفی کے سبب ایک شکلی تمثیل مین اس اعتقاد کو ظاہر کر بیٹھے ہین) باغی بدخواہ سلطنت انگریزی قرار دینا دھوکہ دہی نہین تو کیا ہے۔

مضامین نمبر ۱۰ لغایت ۱۵ مین بھی اسی قسم کے دھوکے و مغالطے ہین۔

صفحہ ۱۱ سطر ۔ سے صفحہ ۱۲۰ سطر ۱۳ تک اقتراب مین ایک مضمون بھی) ایسا نہین جسمین گورنمنٹ کے مخالف ترغیب [illegible] ہو۔ صفحہ ۱۱۱ سطر ۔ سے اخیر صفحہ تک صرف سوڈانی کا حال اخبار لنڈن نیوز مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۳ء سے نقل کیا ہے۔ پھر جواب وغیرہ اخبارات انگریزی و اردو سے اسکی لڑائیون اور فتوحات کا حال لکھا ہے۔ اسکے اخیر مین ان لڑائیون کی نسبت یہ فقرہ لکھا ہے۔ "اب تک یہ فتنہ قایم ہے"۔ جس سے صاف صاف جتا دیا ہے کہ اسکی لڑائیان فتنہ و فساد سے بڑھکر نہین انکو کوئی شرعی جہاد نہ سمجھ لے۔

پھر صفحہ ۱۱۷ مین عثمان دغما کا وہ خط جو بجواب اشتہار برٹش گورنمنٹ اُسنے مشتہر کیا تھا اخبار پایونیر مطبوعہ (۴) اپریل ۱۸۸۴ء سے نقل کیا ہے اس خط کے خاتمہ پر (صفحہ ۱۱۸) کہا ہے۔ "مین کہتا ہون جو مضمون اس جواب کا ہے بے شبہ مہدی موعود یہی کام کرینگے یعنی مسلمانون کو اتباع کتاب و سنت پر اور کفار کو اسلام پر مجبور کر دینگے۔ ساری دنیا مین سوا دین اسلام کے کوئی دین دوسرا باقی نہ رہیگا۔ جو انکی مخالفت کریگا۔ وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خواہ نام کا مسلمان ہو یا اور کوئی ہو جسطرح اس کتاب سے ظاہر ہے۔ رہی یہ بات کہ صاحب سوڈان وہی مہدی منتظر آخر زمان ہین یا نہین سو اسپر کوئی دلیل قایم نہین کہ یہ وہی

مہدی ہین اگرچہ اس جواب مین زبان عثمان سے دعوی ہادویت ومہدویت کا انکے حق مین پایا جاتا ہے مگروہ علامات صحیحہ امارات صریحہ جو اخبار و آثار مذکورہ مین آئے ہین انمین وہ کہان۔ اسطرح کا دعوے بہت اخیار اشرار نے بھی پہلے ان سے کیا ہے مگر سچا نہ نکلا۔ یہ جواب اگر سچا ہے اخبار نگار نے یا کسی دوسرے مکار نے اسکو اپنی طرف سے نہین گہڑا ہے تو ہوسکتا ہے۔ کہ یہ مجدد دین ہو مجدد آخر سالہائے صدی اول صدی مین ہوتا ہے۔ تجدید کبھی بواسطہ سیف وسنان بھی ہوتی ہے جسطرح بذریعہ ارشاد زبان و تالیف وبیان ہوا کرتی ہے"۔

پہر لصفحہ ۱۱۹ کہا ہے۔ "ہم نہین جانتے کہ یہ مجدد جو مہدی سودان کہلاتے ہین مقام العبید مین مقیم ہین آپ کو سید باپ کو عبد اللہ بتاتے ہین کون ہین کیسے ہین مُہدی تو بالیقین [illegible] ہے۔ اسکے بعد کہا ہے۔ مگر مجدد ہونے سے کوئی مانع بھی نہین بشرطیکہ اوصاف تجدید موجود ہون دیوار کے پیچھے کی بات ہم کو معلوم نہین ہوسکتی اتنی دور کا حال کسطرح صحیح طور پر معلوم ہوسکتا ہے اخبار نویس یہی لوگ ہین جو عادل ضابط نہین مصلحت ملکی اندیشہ دولت دوربینی سلطنت کرکے خبرونکو طرح طرح کے چکر دیکر لکہا کرتے ہین اگرچہ لقاعدہ معقول ہر خبر محتمل صدق وکذب ہے۔ مگر اس زمانہ کے اخبار سب کے سب بے اعتبار ہین شاید ہزارون باتون مین کبھی بہول کردو چار خبرین صحیح لکھہ جاتے ہون نہین توالله الله خیر سلّا"۔

ان عبارات (۱۱۶ الغایت ۱۱۹) مین جو مہدی کا حال لنڈن نیوز یا پونیر وغیرہ اخبارات سے لیا گیا ہے۔ اس حال کا بیان لغاوت ہے تو اسکا مرتکب پہلے یورپ ہے۔ اور جو انہین مہدی کا مجدد ہونا تجویز کیا ہے۔ یہ بھی ان اخبارون کے بیان سے نتیجہ نکالا ہے۔ پہر اسمین اپنا یقین ظاہر نہین کیا صرف شکیہ وشرطیہ طور پر کہا ہے۔ کہ اگر یہ جواب اشتہار برٹش گورنمنٹ جو اخبار مین درج ہے سچا ہے کسی اخبار نگار یا دوسرے مکار کا گہڑا ہوا نہین ہے تو سودانی مجدد